تعلیم

یوں تو تعلیم و تربیت کی ضرورت ہر دور میں محسوس کی جاتی ہے اور جدید کے ناظر سے دیکھا جائے تو جس تیزی سے دنیا ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے۔ تعلیم کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جس کے افراد تعہیم کے زیور سے آراستہ ہوں کیونکہ علم وہ مشعلِ راہ ہے جس نے ماضی کی بڑی بڑی قوموں کو تباہی سے بچایا۔ تعلیم دنیاوی ہو یا دینی ہر مرد اور عورت پر اس کا حصول لازم ہے۔

مرد اور عورت گاڑی کے دو پہیوں کی مانند ہیں۔ جس طرح گاڑی ایک پہیہ سے نہیں چل سکتی اسی طرح ایک معاشرہ اس وقت تک کامیابی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس معاشرے میں رہنے والے لوگ تعلیم نسواں کی اہمیت سے وقاف نہ ہو جائیں۔

قدرت نے عورت کو بچے کی پرورش کا ایک اہم فریضہ سونپا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ایک ماں ہی گود ہی بچے کی اوّلین درس گاہ ہوتی ہے۔ وہی ماہیں اپنی اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت کر سکتی ہیں جو باشعور ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیم یافتہ بھی ہوں۔ یوں اگر ماں سلیقہ شعار ہے تو اولاد بھی مہذب ہو گی۔ یہ سچ ہے کہ ایک عورت کو ماں سے لے کر بیوی اور کبھی بیٹی کی ذمہ داریاں ادا کرنی ہوتی ہیں۔ تو اب یہ ذمہ داریاں تب ہی سر انجام دے سکتی ہے جب وہ خود تعلیم یافتہ ہو۔

عورتیں اب زندگی کے ہر شعبے میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتی نظر آتی ہیں کیونکہ وہ فطری صلاحیتوں کے اعتبار سے کسی طرح مرد سے کم نہیں۔ وہ پرانے وقتوں کی بات تھی جب عورتوں کو پیر کی

جوتی سمجھا جاتا تھا لیکن آج کے دور کی عورت نا صرف خود مختار ہے بلکہ وہ اپنے حقوق باخوبی جانتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ عورتوں نے تعلیم کے میدان سے لے کر عملی دنیا میں بھی اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ یہاں تک کہ اب عورتیں دفاتر، فیکٹریوں اور اعلیٰ سرکاری عہدوں پر بھی فائز ہیں۔

عورتیں مردوں سے کم ذہین نہیں ہوتیں۔ دیکھا جائے تو دورِ حاضر میں جب اقتدار خاندان مغلیہ پورے عروج پر تھا تو ملکہ نور جہاں کا ہی ذہن کام کرتا تھا۔ انہوں نے ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے جنھیں مرد حکمران پائیہ تکمیل تو نہ پہنچا سکے۔

جو لوگ عورتوں کو تعلیم دلانے کے حق میں نہیں۔ انہیں ان کامیاب عورتوں اور ان کے کارناموں کو رکھنا چاہیے جنھوں نے نہ صرف اپنے والدین بلکہ ملک و ملت کا نام بھی روشن کیا۔ پاکستان کی پہلی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اس ملک میں وہ مثال قائم کی جس نے اس معاشرے کی دقیانوسی سوچ کو بدل کے رکھ دیا۔

ان تمام دلائل کو زیر غور کیا جائے تو یہ واضح ہے کہ عورت اس معاشرے کو بدل سکتی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم تعلیم نسواں کے بارے میں زاویہ نگاہ کو بدلیں اور عورتوں کی حوصلہ شکنی کے بجائے انہیں مضبوط اور آزاد خواتین بنائیں۔